اتحاد بین المسلمین

وقت کی اہم ضرورت

از

مجاہدِ ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی

وائس پریذیڈنٹ ورلڈ اسلامک مشن

الدعوۃ الاسلامیہ العالمیہ

مکتبہ رضو[illegible] [illegible]ور ۲۵

10

the Need of the Time

کتب تبصرے

Dear Sir

نام کتاب...... اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم ضرورت
مصنف...... مولانا محمد عبدالستار خان نیازی
قیمت...... دس روپے
ناشر...... مکتبہ رضویہ ۴۴ ر ۲ ساہیوال کالونی ملتان روڈ لاہور نمبر ۲۵

اتحاد بین المسلمین آج ہی کا نہیں گزشتہ کئی صدیوں کا اہم مسئلہ ہے۔ اس مسئلے پر درد دل رکھنے والے حضرات پہلے بھی بہت کچھ کہتے اور لکھتے رہے ہیں اور آج بھی اس کا سلسلہ جاری ہے لیکن جس قدر اس میں پیش رفت ہوئی ہے اور مسلمان اعتصام بحبل اللہ میں اپنی زندگی کے آثار وعلائم کی تلاش میں بڑھنے لگتے ہیں اسی قدر اسلام دشمن طاقتیں سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے ان کو پیچھے دھکیل دیتی ہیں کیونکہ وہ اپنی زندگی اسی میں پاتی ہیں۔ اسی سلسلہ میں مولانا محمد عبدالستار خان نیازی نے ایک مضمون لکھا جس میں اس نیک مقصد کے حصول کے لئے چار نکاتی اتحادی فارمولا بھی پیش فرمایا تھا۔ یہ طریق مضمون نوائے وقت میں شائع ہوا تھا اور اس پر تحسین و تنقید ہر دو پہلو سے اظہار خیال بھی کیا گیا تھا۔ زیر نظر کتابچہ دراصل اسی مضمون پر مشتمل ہے۔ اس میں ابتدائیہ کے عنوان سے مولانا نے ایک مختصر فکر انگیز مضمون بھی لکھا ہے اور ناظم مکتبہ نے عرض ناشر کے عنوان سے اس موضوع پر دلائل کے ساتھ بحث کی ہے اللہ کرے اہل دل کی اس خواہش کی تکمیل ہو اور مسلمان اتحاد و یک جہتی کے وہی مناظر پھر پیش کریں جو اسلام کو مطلوب ہیں۔

یہ کتابچہ ۱۳۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتابت و طباعت عمدہ اور کاغذ اچھا لگایا گیا ہے۔

تبصرہ نگار سلیم تابانی

روزنامہ نوائے وقت
لاہور راولپنڈی ملتان کراچی
ہفتہ ۹ جمادی الثانی ۱۴۰۵ھ ۲ ر مارچ ۱۹۸۵ء

قرآن كريم

سبحان الذي أسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الأقصى الذي باركنا حوله

حديث شريف

لما كذبتني قريش قمت في الحجر فجلا الله لي بيت المقدس فطفقت أخبرهم عن آياته وأنا أنظر إليه

الهدى

ملحق ديني يصدر مع الاتحاد كل يوم جمعة

■ العدد السادس والثمانون ■ الجمعة ٢٦ رجب ١٤٠٤ هـ الموافق ٢٧ ابريل ١٩٨٤ م ■

تلقى «الهدى» عدة رسائل من الاخوة القراء تتحدث عن وجود طائفة جديدة من الطوائف الخارجة عن الاسلام تسمى طائفة «البريلوية»، وان هذه الطائفة بدأت تمارس نشاطها في البلاد عن طريق بعض الافراد من غير العرب .. الذين يعملون في المساجد.

وقد افتى علماء المسلمين بانحراف هذه الطائفه عن العقيدة الاسلامية، لان معتقداتهم تخالف الشريعة الاسلامية الغراء. وتدور هذه المعتقدات الخاطئة حول شخصية الرسول ﷺ.

وهذه الطائفة هي واحدة من الطوائف المتعددة الخارجة عن الدين الاسلامي، ومنبعها الهند. وقد سميت بالبريلوية او البريلبين نسبة الى مؤسس هذه الطائفة البريلوى احمد رضا، الذى ولد في الهند ومات في عام ١٩٢١ عن عمر يناهز ستة وخمسين عاما في وقت كانت الهند ترزح فيه تحت نير الاستعمار البريطاني الذى تعود ان ينشىء مثل هذه الطوائف الخارجة عن الدين الاسلامي، لتكون كالسوس يفت في عضد الامة الاسلامية. وهو يمد لها يد العون، ويقدم لها التسهيلات في سبيل نشر عقيدتها.

طائفة البريلوية

خارجة عن الدين واتباعها يعملون في مساجد الدولة!

ابوظبی کے مشہور اخبار الھدیٰ کا ایک صفحہ

البریلویۃ طائفۃ خارجۃ عن الدین

واتباعھا یعملون فی مساجد الدولۃ

جس کا اردو ترجمہ پیشِ خدمت ہے

الہدیٰ کو قارئین کی جانب سے متعدد خطوط موصول ہوئے ہیں جن میں خارج از اسلام گروہوں میں سے ایک نئے گروہ کا ذکر کیا گیا ہے جس کا نام بریلوی ہے۔ اور یہ گروہ غیر عرب افراد کے ذریعہ جو یہاں مسجدوں میں کام کرتے ہیں اپنی اشاعت کر رہا ہے۔ مسلم علماء نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ یہ گروہ اسلامی عقائد سے منحرف ہے کیونکہ ان کے عقائد شریعت اسلامی کے خلاف ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کے متعلق غلط عقیدہ رکھتے ہیں۔ یہ گروہ ان متعدد گروہوں میں سے ایک ہے جو دین اسلام سے خارج ہیں۔ اس کا مرکز ہندوستان میں ہے اس گروہ کا نام بریلوی یا بیبیین ہے۔ جو کہ اس گروہ کی بنیاد رکھنے والے شخص احمد رضا بریلی کے رہنے والے کی نسبت سے ہے۔ جو کہ ہندوستان میں پیدا ہوا اور ۱۹۲۱ میں ۵۶ سال کی عمر میں انتقال کیا جبکہ ہندوستان برطانیہ کا ماتحت تھا جو چاہتا ہے کہ دین اسلام سے خارج گروہوں کو پھیلایا جائے امت مسلمہ میں رخنہ ڈالا جائے اور برطانیہ ان کی نشر و اشاعت میں مدد کرتا ہے

الھدیٰ الصفحۃ الرابعۃ

الجمعہ ۲۶ رجب ۱٤۰٤ھ

۲۷ اپریل ۱۹۸٤ء

رابطة العالم الإسلامي
شهرية اسلامية ثقافية جامعة
تصدر عن إدارة الصحافة والنشر برابطة العالم الإسلامي – مكة المكرمة
السنة الثالثة والعشرون ● العددان الخامس والسادس ● جمادى الأولى والآخرة ١٤٠٥ هـ ● فبراير ● مارس ١٩٨٥ م

مدير إدارة الصحافة والنشر
عبد الله أحمد الداري
هاتف : ٥٣٦٤٩٣٢ ـ مكة المكرمة

سكرتير التحرير
عبدالباسط عزالدين

كلمة الشهر

البريلوية بعد القاديانية

ملة الكفر واحدة .. وإن اختلفت أساليبها .. وتباينت أشكالها .. وتنوعت اتجاهاتها ..

ومنذ سنوات صدر قرار الحكومة الباكستانية باعتبار القاديانية طائفة خارجة عن الاسلام .. وهي الملة التي كفرت بفريضة الجهاد .. واعتبرت مرزا غلام أحمد خاتم الأنبياء والرسل .. زورا وبهتانا .. باطلاً ..

ونحن اليوم في حاجة إلى قرار آخر .. في مستوى قرار القاديانية الكافرة .. قرار يدين « البريلوية » ويعتبرها ملة خارجة على الدين الاسلامي ..

ولئن كانت القاديانية نشأت في ظل الاستعمار البريطاني لشبه القارة الهندية وتبنت أفكاره المعادية للاسلام .. ومحاولاته لهدم الجهاد واسقاطه كفريضة اسلامية .. فإن البريلوية هي الأخرى نشأت في ظل الاستعمار البريطاني نفسه .. وانطلقت في شبه القارة الهندية نفسها .. فهذه شقيقة تلك .. أهدافهما واحدة .. هي محاولة الكيد للاسلام والتطاول على معتقداته .. وتضليل السذج من الناس .

إن طائفة « البريلوية » الضالة المضللة أنشأها البريلوى « عبد المصطفى » ما بين عامي ١٢٧٢ هـ و ١٣٤٠ هـ وينتسب الى مدينة بريلي إحدى مدن ولاية يوبي بالهند .. تتلمذ على يد المدعو « مرزا قادر بك » وهذا شقيق « الميرزا غلام أحمد » مخترع القاديانية .

« يقول الأستاذ احسان الهي ظهير في كتابه عن هذه الطائفة .. ان نشاطها ازداد في الآونة الأخيرة وانها أخذت تتعاون مع مثيلاتها من المذاهب المنحرفة كالقاديانية والبابية والبهائية والباطنية لنشر الأباطيل والأكاذيب وتشويه صورة الاسلام النقية الصافية بترويج القصص والأساطير والخرافات والترهات ، وانزال النذور والقرابين منزلة الصلاة والزكاة وبديل الصوم والحج مما يضلل به العامة ثم الكيد والمؤامرات ضد اتباع الكتاب والسنة ، والدعاة إلى وحدانية الرب وإلى عقيدة التوحيد الخالص في الوهيته وربوبيته .. »

ويستطرد الأستاذ ظهير ..

« وأكثر من ذلك إصدار فتاويهم بتكفير كل من لا يؤمن خرافاتهم وخزعبلاتهم وكل من يعاصيهم في آرائهم المبنية على الوهم والخيال وعقائدهم المستفادة من الوثنيين والمشركين وعن الهندوسية وتعاليمهم التي تدعو الأمة إلى الجهل وعدم التعقل والتفكر وهجومهم على أسلاف هذه الأمة وأعيانهم الذين لهم شرف كبير في نشر علوم القرآن والسنة والدفاع عنها . والرد على تحريفات المحرفين وتأويلات المأولين »

ومخترع هذه المعتقدات الفاسدة ما هي الا بقايا أفكار انحرفت وتسترت تحت شعارات مزيفة .. مضللة .. ونشأت في أحضان الاستعمار البريطاني .. الصليبي الحاقد .. والذي يسعى لبث سمومه وترويج أباطيله واغراق بعض المجتمعات الاسلامية بالخرافات والخزعبلات والانحرافات الفكرية والعقائدية .

هؤلاء المفسدون في الأرض .. الغارقون في بحر الظلمات .. ظلمات الجهل والضلال والشرك والكفر .. يجب التحذير منهم .. وتنبيه المسلمين إلى خطرهم على العقيدة الصحيحة .. وإصدار فتوى شرعيه بكفرهم وضلالهم ..

وكما جاء قرار القاديانيه قويا قاطعا حاسما حازما كذلك فإننا نتطلع أن قرار البريلوية باعتبارها طائفة خارجة على الاسلام .. ومعه تأكيد على أنها مضللة .. ويعامل اتباعها ومعتنقوها كما يعامل اتباع الطائفة القاديانية وغيرهم من الطوائف الخارجة عن الدين الاسلامي .. لتظل للاسلام نقاوته وطهارته كما أراد الله تعالى له دائما حيث قال في كتابه العزيز وهو أصدق القائلين :

« إنا نحن نزلنا الذكر وإنا له لحافظون »

سعودی عرب سے شائع ہونے والے ماہنامہ "رابطۃ العالم الاسلامی" مکہ مکرمہ جمادی الاولیٰ و الآخرہ ۱۴۰۵ھ / مارچ ۱۹۸۵ء کا ادارتی نوٹ

قادیانیوں کے بعد بریلویوں کی باری

کافر ایک ہی ملت ہیں اگرچہ اُن کے طریقے مختلف، اُن کی شکلیں جدا جدا اور قسمیں علیحدہ ہیں۔ کئی سال پہلے حکومتِ پاکستان نے قادیانی جماعت کو اسلام سے خارج قرار دیا تھا ـــــ یہ وُہ ملت ہے جس نے جہاد کی فرضیت کا انکار کیا ـــــ اور مرزا غلام احمد کو جھوٹ، بہتان اور ناجائز طور پر رسُول جانا، اور آج ضرورت ہے کہ ایک دُوسری جماعت بریلوی کو قادیانیوں کی طرح کافر اور دینِ اسلام سے خارج قرار دیا جائے ـــــ قادیانی، حکومتِ برطانیہ کے زیرِ سایہ پیدا ہوئے اور انہوں نے ایسے افکار و عقائد اپنائے جو اسلام کے خلاف تھے، جیسے جہاد کی فرضیت کا انکار ـــــ بریلوی انگریز حکومت کی دُوسری پیداوار ہیں، وُہ بھی ہندوستان میں اُسی طریقہ پر چلے۔ یہ بھی ان کے بھائی ہیں۔ ان کا ہدف بھی ایک ہے، وُہ اسلام میں مکر اور حیلے کرنے والے اور اپنے عقائد کے مطابق تاویلیں کرنے والے اور سیدھے سادے لوگوں کو گمراہ کرنے والے۔ بے شک بریلوی جماعت گمراہ اور گمراہ گر۔ یہ جماعت ۱۲۷۲ھ تا ۱۳۴۰ھ بریلوی "عبد المصطفےٰ" نے قائم کی اور بریلوی کی نسبت ہندوستان کے صوبہ اترپردیش کے ایک شہر بریلی کی طرف ہے۔ وُہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بھائی مرزا قادر بیگ کے شاگرد ہیں۔

اُستاد احسان الٰہی ظہیرؔ اپنی کتاب (البریلویۃ) میں اِس جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

"اِس گروہ کی قوت دَورِ آخر میں بڑھ گئی ہے اور انہوں نے مذاہب باطلہ جیسے قادیانی، بابیہ، بہائیہ، باطنیہ کے ساتھ تعاون شروع کر رکھا ہے تاکہ باطل اور جھوٹ کو پھیلائیں اور اسلام کی شکل کو مسخ کریں، قصہ کہانی خرافات اور اَوہام کی ترویج کریں۔ نذر و نیاز وغیرہ کو بمنزلہ نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کے گردانیں تاکہ عام لوگ گمراہ ہو جائیں۔ پھر ان کا مکر اور ان کی کانفرنسیں قرآن و سُنت کی پیروی اور رب کی وحدانیت، توحید خالص، اُلوہیت و ربوبیت کی طرف بُلانے والوں کے خلاف ہیں۔"

اُستاد ظہیرؔ لکھتے ہیں:۔

"اور اس سے بڑھ کر ان کی تاویلات کا محور ہر اُس شخص کی تکفیر کرنا جو ان کی خرافات اور بیہودگیوں کو نہ مانے وُہ ان کی رائے، وہم اور خیال میں نافرمان ہے۔ انہوں نے اپنے عقائد ہندوستان کے بُت پرست اور مشرکین سے لیئے ہیں، اور ان کی تعلیم جس کی طرف اُمت کو وُہ دعوت دیتے ہیں وُہ جہالت، کم عقلی اور فکر سے محرُومی، اور اِس اُمت کے اسلاف کو کوسنے پر مبنی ہے حالاں کہ علوم قرآن و حدیث کے پھیلانے والے ایسے بزرگ ـــــ جنہوں نے محرّفین کی تحریفات، غلط تاویلیں کرنے والوں کی تاویلات اور عقائدِ فاسدہ کے گھڑنے والوں کا دفاع کیا ـــــ کے لیئے شرفِ کبیر ہے۔"

یہ فاسد عقائد ـــــ برطانیہ کی عیسائی حکومت کے زیرِ سایہ فرنگی استعمار کی آغوش میں پروان چڑھنے والے افکارِ منحرفہ، مضلّہ کی یادگار ہیں ـــــ ملتِ اسلامیہ میں ان خرافات منحرفہ کفریہ کا زہر پھیلانے والے ـــــ زمین میں فساد کرنے والے ـــــ اور جہالت، ضلالت، گمراہی اور شرک و کفر کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ڈوبنے والے یہی لوگ ہیں ـــــ ان سے بچنا واجب ہے، مسلمانوں کو ان کے شر سے خبردار کرنا اور صحیح عقیدہ کا بتانا اور ان کے کفر و گمراہی پر شرعی فتویٰ جاری کرنا ضروری ہے جیسا کہ قادیانیوں پر قطعی حکم جاری کیا گیا ـــــ اسی طرح ہم اُمید کرتے ہیں کہ بریلوی بحیثیت جماعت کے اسلام سے خارج ـــــ اور ایک جماعتِ ضالہ، مضلّہ کافرہ قرار دیئے جائیں ـــــ ان کے ماننے والوں کے ساتھ وُہی سلوک کیا جائے جو قادیانیوں کے ساتھ کیا گیا ہے اور اس جماعت کو دینِ اسلام سے خارج کیا جائے تاکہ یہ اسلام میں گمراہی نہ پھیلائیں اور اسلام مجلّیٰ اور پاک صاف رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیئے ارادہ فرمایا ہے، اور اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے:۔

"ہم نے ذِکر نازل فرمایا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔"

اندرونِ ملک تعلیمی اداروں میں جاہلانہ تعصب

اندرونِ ملک تعلیمی اداروں میں داخلہ، اساتذہ کی تقرری، ترقی اور درجہ بندی میں جس جاہلانہ تعصب اور معاندانہ ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے، اس کی بابت آئے دن شکایات اخبارات میں چھپ رہی ہیں۔ خاص طور پر اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کے سٹاف اور انتظامیہ میں ان ہی اساتذہ اور دانشوروں

روزنامہ "جنگ" لاہور (۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء) نے اپنے ادارتی نوٹ میں "اسلامی یونیورسٹی کے معاملات کی تحقیقات" کے عنوان سے اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد میں پائی جانے والی عصبیت جس نے خوشگوار تعلیمی ماحول کو متاثر کیا ہے، کی جانب توجہ دلائی ہے۔

"اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد میں ——— یونیورسٹی کے مختلف شعبوں سے گزشتہ سال کچھ ملازمین کو نکال کر ان کی جگہ نیا عملہ بھرتی کر لیا گیا تھا، یونیورسٹی کے اس اقدام کے خلاف ——— یہ شکایت بھی سننے میں آئی کہ جن ملازمین کو برطرف کرنے کے بعد نیا عملہ بھرتی کیا گیا ہے، وہ تعلیمی قابلیت اور تجربے میں برطرف کئے جانے والے ملازمین سے کہیں کم تر ہے۔

اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کے ——— بعض ایسے مقتدر اہلِ علم جو اس یونیورسٹی سے وابستہ تھے، ——— انہیں ان کے مذہبی خیالات اور نقطۂ نظر سے اختلاف کی بنا پر ملازمتوں سے برطرف کیا گیا ——— یہ بات کسی طور خوش آئند نہیں کہ دارالحکومت کے ایک مقتدر تعلیمی ادارے کے حالات اس قدر دِگرگوں ہوں کہ عملے کو انتظامیہ کے بعض ارکان محض اپنے مذہبی مکتبِ فکر سے اختلاف کی وجہ سے ملازمت سے ہی نکال دیں، یہ (ایک) ایسی عصبیت ہے جس کا تعلیمی اداروں میں وجودِ نامسعود برداشت نہیں کیا جانا چاہیئے۔" ———

کو تعینات کیا جا رہا ہے جو محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیروکار ہیں یا اُن کے پاکستانی گماشتوں کے آلۂ کار ہیں، بلکہ جو لوگ نجدیہ وہابیہ، مودودیہ اور دیوبندیہ عقائد و نظریات سے سرِ مُو انحراف کرتے ہیں، اُنہیں بیک بینی و دو گوش جامعہ مذکور سے نکال دیا جاتا ہے۔ حال ہی میں مندرجہ ذیل پروفیسروں کو محض اِسی تقصیر پر برخواست کر دیا گیا ہے کہ وہ اپنے عقیدہ و مسلک کو بکاؤ مال نہیں سمجھتے حکومتِ سعودیہ کی امداد اگر نجدیہ عقائد کی ترویج و اشاعت کے ساتھ مشروط ہے تو اسے عطائے تو بلقائے تو" کے مصداق مُسترد کر دینا چاہیئے۔ اِسلامی جمہوریہ پاکستان کسی خارجی حکومت کی رائے یا مشورہ کا پابند نہیں ہو سکتا۔

۱۔ مولانا عبدالوہاب صاحب ایم۔ اے عربی گولڈ میڈلسٹ

۲۔ پروفیسر حافظ محمد ارشد صاحب

۳۔ پروفیسر نور محمد صاحب میمن (انہیں یہ کہہ کر خارج کیا گیا ہے کہ تمہارا نام منشر کا نہ ہے)

۴۔ حافظ محمد سلیم ہمدانی

۵۔ محمد شریف سیالوی سینئر ریسرچ افسر

۶۔ سیّد ذاکر حسین شاہ صاحب ریسرچ افسر

۷۔ پروفیسر آغا حسین ہمدانی

علاوہ ازیں ڈاکٹر صغیر حسین صاحب معصومی جیسے عالمی شہرت یافتہ اور عالمِ علومِ اسلامیہ کے ماہر کو بھی کلیہ اصول الدین، دعوہ کی سیادت سے الگ کر دیا گیا ہے ـــــــ یونیورسٹی میں عام طور پر تقرری اب اِس طرح کی جاتی ہے کہ اپنی خاص برانڈ کا آدمی تلاش کر کے اُسے ایڈہاک یا کنٹریکٹ پر رکھا جاتا ہے، بعد میں پوسٹ کو مشتہر کر کے اس کو منتخب کر لیا جاتا ہے۔[۱]

جب سے نئی انتظامیہ برسرِ اقتدار آئی ہے، سیاسی اور جماعتی اختلاف پر اساتذہ کی برطرفیوں کا یہ افسوسناک سلسلہ شروع ہے۔

---

[۱] اِسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے متعلق چالیس نکاتی میمورنڈم، شائع کردہ پاکستان حنفی سرکل، اسلام آباد، ص ۴

کو دُور کرنا چاہیئے تھا، اور اَب بھی خالی خولی بے رُوح وعظ و تلقین اور لیپا پوتی کو چھوڑ کر سنگین حقائق کا سامنا کرنا ہوگا۔ اختلاف و افتراق کی نشان دہی کے بعد علاج نہ سوچنا، نہ صرف ابلہ فریبی ہے بلکہ راہِ فرار اختیار کرنے کے مترادف ہے۔

کنزُ الایمان پر پابندی

مارچ ۱۹۸۲ء میں حکومتِ کویت، عرب امارات اور سعودیہ کی جانب سے کنز الایمان اور خزائن العرفان کی ضبطی اور تلفی کے احکامات جاری کیے گئے تو اُس وقت اِنصاف کا تقاضا تھا کہ مسلمانوں میں اتّحاد، اعتماد، اخوّت اور تعاون کے لیے اِن متعصّب حکومتوں کو یک طرفہ ضبطی اور تلفی کے احکامات واپس لینے پر مجبور کیا جاتا۔ احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے لیے فریقین کو مذاکرہ کی دعوت دی جاتی، مگر ایسا نہیں ہوا بلکہ بعض عقربی ذہنیّت رکھنے والے متعصّبین نے اندرونِ پاکستان بھی اِس قسم کی پابندی کا مطالبہ کیا۔ یہ لوگ جو آج دعوتِ اتّحاد دینے کے لیے پیش پیش ہیں، چُپ سادھے بیٹھے رہے۔ مَیں نے اُس وقت سفراء عرب امارات، کویت اور حکومتِ سعودیہ عربیّہ کے نام ایک مفصّل خط ارسال کیا جس میں اتّحادِ ملّت کی خاطر کسی معقول و باوقار تصفیہ کی جانب راہ نمائی کی گئی تھی۔ چونکہ ہم آج ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اختلاف، افتراق، انشقاق اور ان سے پیدا شدہ عناد و عداوت اور مخاصمت اور مجادلت کو ختم کرنا چاہتے ہیں، اس لیے اِس خط کا تذکرہ مسئلہ کے حل میں ممدّ و معاون سمجھتے ہُوئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ فھو ھذا:۔

"۲۲۔ اونکار روڈ، اسلام پُورہ، لاہور

۲۷۔ مارچ ۱۹۸۲ء

مُحبّی! السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

مورخہ ۷۔ مارچ ۱۹۸۲ء کے اخبارات میں آپ کے وزیرِ انصاف، اوقاف اور امورِ مذہبیہ (حکومتِ کویت) کی جانب سے اعلان ہوا ہے کہ رابطہ عالم اسلامی کے

جب تک کسی ایک ترجمہ پر اجماعِ اُمّت نہیں ہو جاتا کوئی شخص، جماعت، ادارہ یا فرقہ، گروہ یا حکومت اپنی مرضی کا ترجمہ دُوسروں پر مسلّط نہیں کر سکتی۔ آپ نے اپنی مرضی اور عقیدۂ ذاتی کو مسلّط کر کے نہایت غیر دانش مندانہ اقدام کیا ہے۔

مجھے اُمّید کامل ہے کہ آپ اس تجویز کی اہمیّت و افادیّت کو محسوس کرتے ہوئے اپنے سابقہ یک طرفہ فیصلہ کو منسوخ کر دیں گے اور اجماعِ اُمّت کے لیئے فوری طور پر عالمی مؤتمر کا اہتمام کریں گے، اس تعمیری تجویز سے آپ کو اتفاق نہیں تو اپنا یہ فیصلہ صرف اپنے فرقہ نجدیّہ وہابیّہ تک محدُود رکھیں۔ تعصّب اور ہٹ دھرمی پر اصرار نہ کریں۔ اگر خواہ مخواہ اپنی ضد پر قائم ہیں تو ہمارے علماء کے ساتھ میدانِ مناظرہ میں آ کر قطعی فیصلہ کر لیں۔"

علیٰ ہٰذا القیاس ایک مفصّل مکتوب میں صاحبِ صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کو بھی عرب امارات، کویت اور سعودی عرب کے اِس فرقہ وارانہ متعصّبانہ اور تنگ دلانہ اقدام سے باز رکھنے کے لیئے کہا اور تقابلی مطالعہ کے لیئے قرآن پاک کی چوبیس آیات[۱] کے مختلف تراجم پیش کیئے جن میں امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے ترجمے کی اہمیّت اور فضیلت ثابت کی۔ صدرِ پاکستان کے نام مُرسلہ خط مورخہ ۲۱۔ مارچ ۱۹۸۲ء کا مکمل متن اور متعلقہ خط و کتابت درج ذیل ہے:۔

خط بنام جنرل محمّد ضیاء الحق صدرِ پاکستان

محبّی السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ:۔

کئی مسائل کے بارے آپ کی خدمت میں کچھ لکھنا چاہتا تھا مگر سرِ دست صرف ایک اہم معاملہ کی جانب آپ کی توجّہ مبذُول کرانا چاہتا ہوں۔ اُمّید ہے آپ کامل

---

[۱] عام استفادہ کے لیئے قرآن مجید کے مختلف تراجم کا تقابلی مطالعہ، مرکزی مجلسِ رضا، لاہور نے ۱۹۸۳ء میں "کنز الایمان کے خلاف سازش اور اُس کا مثبت جواب" از مولانا محمّد عبدالستّار خان نیازی، کے نام سے شائع کیا۔ ناشر

یکسوئی کے ساتھ اِن معروضات کا مطالعہ کریں گے اور پاکستان کے سوادِ اعظم اہلسنّت وجماعت کے عقائد و نظریات سے کماحقہٗ آگاہی حاصل کریں گے۔ مورخہ ۷ مارچ کے اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ حکومتِ عرب امارات کے وزیر انصاف، اوقاف وامورِ مذہبیہ نے رابطۂ عالمِ اسلامی کے سیکرٹری جنرل جناب محمد علی الحرکان کی تائید و حمایت سے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنّت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمۂ قرآن (کنز الایمان) اور صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ (داعیٔ بنارس سُنّی کانفرنس منعقدہ ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء برائے پاکستان) کے تفسیری حاشیہ (خزائن العرفان) کی ضبطی اور تلفی کے احکام جاری کئے ہیں۔ جس سے پوری دنیائے اہلسنّت کے دینی جذبات مجروح ہوتے ہیں۔

جمعیت علمائے پاکستان کی مجلسِ شوریٰ اور مرکزی مجلسِ عاملہ کے مشترکہ اجلاس منعقدہ ۱۴-۱۵ مارچ ۱۹۸۲ء کی قرارداد[1] ملسکہ ہذا میں تفصیلی کوائف درج ہیں۔

---

[1] قرارداد۔ جمعیت علماء پاکستان کی مرکزی مجلسِ شوریٰ اور مرکزی مجلسِ عاملہ کا مشترکہ اجلاس اخبارات اور ریڈیو کی اس خبر پر انتہائی تشویش اور افسوس کا اظہار کرتا ہے جس میں تاج کمپنی لاہور کے چھپے ہوئے مترجم قرآن حکیم اور اس کے حاشیہ پر برّصغیر کے مشہور مفسرِ قرآن، اہلسنّت وجماعت کے مسلّم مقتدا حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین صاحب مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر پر عرب امارات میں داخلہ پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ یہ عمل رابطہ عالمِ اسلامی کے ایماء پر کیا گیا ہے۔ سوادِ اعظم اہلسنّت کی تنظیم کا یہ اجلاس اس عمل کو فرقہ واریت اور مذہبی تعصب پر محمول کرتا ہے اور اس سازش میں پاکستان کے ایک مخصوص سیاسی اور نیم مذہبی گروہ کو شریک تصور کرتا ہے جو اپنے خود ساختہ اور مخصوص مذہبی عقائد کی بناء پر عرب ممالک سے امداد لیتا ہے اور اپنے عقیدے کی ترویج کرتا ہے۔ یہ اجلاس تنبیہ کرتا ہے کہ اس یکطرفہ فیصلہ کی بابت "رابطہ عالمِ اسلامی" معاملات کی پوری تحقیق کرے۔

مذکورہ ترجمہ اور تفسیر کے حامی وپابند علماء کا نقطۂ نگاہ معلوم کرے۔ جانبداری اور مخصوص عقیدہ کی اشاعت وپاسداری کو اپنا مشن نہ بنائے۔ دگرنہ مسلمانوں کا اعتقاد اس تنظیم پر باقی نہ رہے گا۔ بصورتِ دیگر رابطہ کی ہٹ دھرمی، ضد اور انانیت کی وجہ سے سوادِ اعظم اہلسنّت وجماعت ان اقدامات پر (باقی بر صفحہ آئندہ)

آپ سے درخواست ہے کہ اس کا بنظرِ غائر مطالعہ فرما کر عالمِ اسلام کے اتحاد و

(حاشیہ بقیہ صفحہ گذشتہ) مجبور ہو جائیں گے جو دوسرے عقائد رکھنے والے اقلیتی گروہوں کے لئے مفید نہ ہوگا۔

بنا بریں یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ رابطہ عالمِ اسلامی اپنے اس ناجائز اور غلط فیصلہ کو واپس کرے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو برِ صغیر پاک و ہند کے سوادِ اعظم اہلسنّت وجماعت کے مذہبی عقیدے کو مجروح کرنے کے مترادف ہوگا۔ اس کا شدید ردِ عمل ہوگا جس کی ذمہ داری رابطہ اور اُن اقلیتی سازشی فرقوں پر ہوگی جو اس مذموم حرکت کے ذمہ دار ہیں۔

علاوہ ازیں اہلسنّت کے عقیدہ و مسلک سے انحراف، اعتزال و خروج کرنے والے لوگوں کے تراجم اور تفاسیر کو مستثنٰے قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ سب اس متعصّبانہ پابندی کی تائید کرتے ہیں کیونکہ اس کے خلاف نہ تو انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا ہے اور نہ ہی رابطہ سے کسی قسم کا احتجاج کیا ہے۔

رابطہ کا فیصلہ اس لیئے ناواجب ہے کہ یہ ایک محدود پیمانے کی تنظیم ہے۔ اسے سارے عالمِ اسلام کی نمائندگی کا حق نہیں دیا گیا اور نہ ہی رابطہ عالمِ اسلامی کے اغراض و مقاصد کو اجماعِ اُمت کی حیثیت حاصل ہے

"اہلِ سنّت وجماعت کا یہ ترجمہ و تفسیر سلف صالحین، تابعین، تبع تابعین، صحابہ کرام، خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے عقائد کے عین مطابق ہے۔ اس لیئے اس پر پابندی اور تراجم و تفاسیر پر مشتمل قرآنِ پاک کے نسخوں کا اتلاف مداخلت فی الدین ہے اور اپنے مخصوص ذہن اور نظریہ کو اہلِ پاکستان پر مسلط کرنا ہے۔ اندریں صورت یہ اجلاس رابطہ عالمِ اسلامی کو انتباہ کرتا ہے کہ وہ "رابطہ و اتحاد" کے مقدس نام پر ملتِ اسلامیہ میں تشتّت و افتراق نہ پھیلائے اور عالمِ اسلام کی ۸۵ فی صد اکثریت کی دل آزاری سے باز آجائے۔

سوادِ اعظم اہلسنّت وجماعت کا یہ نمائندہ اجلاس حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ پاکستانی مسلمانوں کی عظیم اکثریت کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے عرب امارات اور رابطہ عالمِ اسلامی کے اس ناپاک متعصبانہ، جاہلانہ اور ناعاقبت اندیشانہ اقدام کی پُر زور مذمت کرے اور اسے اپنا یکطرفہ فیصلہ منسوخ کرنے پر مجبور کر دے۔"

استحکام اور آزادیٔ فکر و نظر کی حفاظت کے لیئے عرب امارات کو اس فرقہ وارانہ متعصبانہ اور تنگ دلانہ اقدام سے باز رکھیں۔

ہماری خواہش ہے کہ کتابِ الٰہی قرآنِ حکیم کا ایک متفق علیہ معیاری ترجمہ پیش کیا جائے۔ (جس طرح روئے زمین پر بائیبل (عہد نامہ قدیم و جدید) کا صرف ایک ہی ترجمہ موجود ہے) جس پر پوری اُمّتِ مسلمہ کا اجماع ہو۔ اس مہتم بالشّان کام کے لیئے جُملہ اسلامی مکاتبِ فکر کے سرکردہ و نمائندہ علماء و مفسّرین کی ایک عالمی کونفرنس منعقد کی جائے۔ اس کانفرنس میں علمی و تحقیقی انداز سے واحد اور معیاری ترجمہ مرتّب کر کے ساری دُنیا میں اس کی اشاعت کا بندوبست کیا جائے۔ جب تک کسی ایک ترجمہ پر اجماعِ اُمّت نہیں ہو جاتا، کوئی شخص، ادارہ، فرقہ، گروہ یا حکومت اپنی مرضی اور پسند کا ترجمہ مسلّط نہیں کر سکتی۔

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اور صدرُ الافاضل مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی کا تفسیری حاشیہ سلف صالحین کی تفاسیر کے عین مُطابق ہے کسی جگہ تفسیر بالرّائے سے کام نہیں لیا گیا۔

اپنے اس دعوے کے ثبوت میں مروّجہ تراجم کے تقابلی مطالعہ کی جانب آپ کی توجّہ مبذول کرتا ہوں۔ (یہاں پر ۴۲ آیاتِ قرآنی کا تقابلی ترجمہ پیش کیا گیا ہے چونکہ یہ "کنز الایمان کے خلاف سازش اور اس کا مثبت جواب" نامی تالیف میں شائع ہو چکا ہے، اس لیئے قارئین کرام کی توجّہ اُدھر مبذول کرائی جاتی ہے)

آپ کی عدیم الفرصتی کے پیشِ نظر چوبیس۲۴ آیات کے تراجم پر اکتفا کرتا ہوں۔ آپ خود اندازہ لگا سکیں گے کہ مولانا محمود حسن، مولانا اشرف علی تھانوی اور مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے مقابلہ میں اعلیٰ حضرت امامِ اہلسُنّت شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ کا ترجمہ زیادہ فصیح، بامحاورہ اور عصمت و عظمتِ رسالت کا حامل ہے۔

دولتِ خُداداد پاکستان کی زمامِ اقتدار اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے۔ ساری ملّتِ اسلامیہ پاکستانیہ آپ کی معرفت اپنے عقائد و نظریات کا تحفّظ چاہتی ہے اوّل تو آپ کو اس باوقار ترجمہ و حاشیہ (کنزالایمان و خزائن العرفان) کی کُھلم کُھلا تائید و حمایت کرنی چاہیئے بصورتِ دیگر مُلک کی ۸۵ فی صد آبادی کے جذبات کی خاطر مخالفانہ اور معاندانہ اقدامات کو مسترد کر کے دُوسرے اسلامی ممالک کو دین کی اجارہ داری اور اہلسُنّت کی دِل آزاری سے روکنا چاہیئے۔ فقط والسّلام مع الاکرام

مخلص محمّد عبدالستّار خان نیازی

اِس خط کے جواب میں صدرِ مملکت جنرل محمّد ضیاء الحق چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی طرف سے ۱۲۔اپریل ۱۹۸۲ء کو CMLA سیکرٹیریٹ راولپنڈی سے مندرجہ ذیل جواب موصول ہوا:۔

نقل خط

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

۵۷/۱۔سی/۱۳/سی ایم ایل۔اے سیکرٹیریٹ راولپنڈی

۱۲۔اپریل ۱۹۸۲ء

مکرّمی۔ السّلام علیکم

آپ کا خط مورخہ ۱۸۔مارچ ۱۹۸۲ء ملا جس کے ہمراہ آپ نے بسلسلۂ پابندئ کنزالایمان آیاتِ قرآنی کا تقابلی موازنہ کیا ہے۔ آپ کا مفصّل خط مَیں نے وفاقی وزیرِ امورِ مذہبیہ کو بھیج دیا ہے تاکہ اِس بارے میں مناسب اقدامات کریں۔

نیز اُسے ہدایت کر دی گئی ہے کہ آپ سے اس معاملہ کی بابت رابطہ کریں۔

فقط والسّلام

آپ کا خیر اندیش:۔ عارف (لیفٹیننٹ جنرل کے ایم عارف)

برائے صدرِ مملکت، سی ایم ایل اے سیکرٹیریٹ راولپنڈی

جنرل محمّد ضیاء الحق

بخدمت جناب

مولانا محمّد عبدالستّار خان نیازی

۲۲ اونکار روڈ

اسلام پورہ (کرشن نگر) لاہور

مَیں نے وفاقی وزیر نواب محمّد عبّاس خان عبّاسی کے جواب کا بہت دیر اِنتظار کیا اَور بالآخر ۱۵ اگست ۱۹۸۲ء کو اُن سے خود جا کر ملاقات کی۔

اُنہوں نے جواب میں تاخیر کی وجہ یہ بتائی کہ وُہ بیرُونِ مُلک دَورہ پر گئے ہُوئے تھے اِس لِئے مسئلہ ضبطیٔ کنز الایمان پر توجّہ مبذُول نہ کر سکے۔ اَب اوّلین فرصت میں اِس پر توجّہ دیں گے۔ اَور مجھے جوابِ باصواب سے آگاہ کریں گے۔ ؎

اِس کے بعد مرکزی مجلسِ شوُریٰ کو ان مطالبات پر قلندرانہ موقف اِختیار کرنے کے لِئے ایک وفد بہ سرکردگی ملک محمّد اکبر ساقی ناظمِ اعلیٰ ورلڈ اِسلامک مشن، لاہور، اِسلام آباد بھیجا گیا۔ اِس وفد کے ارکان نے تمام سُنّی ارکانِ مجلسِ شوریٰ سے مُلاقات کی اَور مندرجہ ذیل مطبُوعہ یادداشت پیش کی جس کا عکس شامل ہذا ہے۔

؎ افسوس ہے کہ وزیرِ موصُوف نے باوجود اس وعدہ کے آج تک کوئی اطلاع بہم نہیں پہنچائی۔

نیازی

معزز اراکینِ وفاقی کونسل

السلام علیکم ۔ جیسا کہ آپ حضرات کے علم میں ہوگا کہ سال رواں کی پہلی سہ ماہی میں متحدہ عرب امارات کی حکومت نے رابطہ عالم اسلامی کے سیکریٹری جنرل محمد علی الحرکان کی تحریک پر جو بنیادی طور پر پاکستان کے اقلیتی سیاسی و مذہبی گروہ کے ایماء پر تھی) کروڑوں سنی مسلمانوں کے مسلم مقتدا و رہنما اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی ؒ کے ترجمہ "کنز الایمان" اور مجاہد تحریک پاکستان حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی ؒ کے تفسیری حاشیہ پر مشتمل قرآن پاک ضبط کرنے کے احکام جاری کئے بلکہ اس کے نسخوں کو تلف کرنے کا اعلان کیا گیا۔ اس اطلاع سے پورے عالم اسلام بالخصوص پاکستان کے کروڑوں اہلسنت میں زبردست ہیجان اور بے چینی پیدا ہوگئی ، مذہبی اور سیاسی پلیٹ فارم پر ملت اسلامیہ میں انتشار و افتراق کی اس سازش کی پُر زور مذمت کی گئی اور حکومت پاکستان سے مداخلت کی اپیلیں کی گئیں مگر کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا ! اب اسی فیصلے کی بنیاد پر پاکستان میں بھی بعض اقلیتی عناصر اس ترجمہ و تفسیر پر پابندی کا مطالبہ کر رہے ہیں ، اس سلسلے میں کئی جلسوں میں قراردادوں کے علاوہ اشتہار چھاپے گئے ، یہ صورت حال اسلامیان پاکستان کے لئے قطعی طور پر ناقابل برداشت ہے کیونکہ یہ ترجمہ و تفسیر صحابہ کرام ؓ اور بزرگان دین کے مسلمہ عقائد کی ترجمانی کرتے ہیں جن پر پاکستان کی ۸۵ فی صد آبادی عمل پیرا ہے ، اس سلسلے میں حیرت اور ستم کی بات یہ ہے کہ عرب امارات میں جہاں اس ترجمہ و تفسیر پر پابندی عائد کی گئی ہے اردو زبان سمجھی ، لکھی اور پڑھی نہیں جاتی جو اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ اس کے پیچھے پاکستان کے مخصوص عناصر کا ہاتھ ہے۔

اندریں حالات آپ سے گزارش ہے کہ اس سلسلے میں ہر سطح پر اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں ، صدر پاکستان سے ملاقات اور وفاقی کونسل کے رواں اجلاس میں تحریک التواء یا حکومت کے ذریعے یہ اہم مسئلہ پیش کرکے حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کریں کہ وہ مسلمانوں کی عظیم اکثریت کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے رابطہ عالم اسلامی اور متحدہ عرب امارات کو فیصلہ تبدیل کرنے پر مجبور کرے۔

منجانب :- ورلڈ اسلامک مشن ـ جماعت اہلسنت راولپنڈی

(راولپنڈی ڈویژن)

مورخہ ۱۲ اکتوبر ۸۲ء

حکومتِ سعودیہ کی وزارتِ حج و اوقاف نے "کنز الایمان" و "خزائن العرفان" پر پابندی لگاتے وقت جو حکم نامہ، اور متحدہ عرب امارات کی وزارتِ قانون اور اوقاف نے ائمہ مساجد کے نام جو سرکلر جاری کیا تھا، اُن کا عکس بمعہ اُردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے :-

بسم الله الرحمن الرحيم

المملكة العربية السعودية
وزارة الحج والاوقاف
الوزير

تعميم

سعادة وكيل الوزارة لشئون المساجد
سعادة وكيل الوزارة لشئون الحج
سعادة وكيل الوزارة المساعد لشئون الاوقاف
سعادة مدير عام الاوقاف والمساجد بالمنطقة الشرقية بالنيابة
سعادة مدير الاوقاف والمساجد بالمدينة المنورة

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وبعد ..

نشير الى خطاب سماحة الرئيس العام لادارات البحوث العلمية والافتاء والدعوة والارشاد رقم ٥/٣٦٠١ في ١٤٠٣/٥/٦ هـ الجوابي لكتابنا رقم ١٤٠٣/١٠٠٩ في ١٤٠٣/٢/٢٦ هـ حول ما ورد نا من رئيس لجنه د ونكاستر ورئيس الدعوة الاسلامية في اوربا وانجلترا من استنكار لما ورد في ترجمه معاني القرآن الكريم باللغة الاوردية بقلم محمد احمد رضا خان وتفسير الهامش بقلم محمد نعيم الدين مراد آبادي ــ لما اشتملت عليه الترجمه من شرك وبدع وضلالات .

وقد أفاد سماحته بأنه سبق أن ورد اليه نموذج المصحف المترجم المذكور من عدد من الجهات وبعد دراسته اتضح انه ملئ بالتحريفات والاكاذيب خصوصا وان المذكور ممن ينتسبون الى طائفة البريلويين التي تمتدح بتسميه محمد صلى الله عليه وسلم بالاول والاخر والظاهر والباطن وغير ذلك من الشرك والبدع والاراء الباطلة، كالاستعانة بالاموات من الانبياء والصالحين وطلب الحاجات منهم وتقديم الاطعمه عند قبورهم واقامة الموالد والاحتفالات والاعياد على قبورهم وسبهم لدعوة الشيخ محمد بن عبد الوهاب رحمه الله واعتقادهم ان الاحتفال بذكرى مبتدعة وفاتة تبدأ في اليوم الثالث ، كما ان من بدعهم المنكرة احتفالهم في اليوم الحادي عشر من كل شهر لايصال الثواب للشيخ عبد القادر الجيلاني رحمه الله .

وبناء على ماتقدم فانه يتعين مصادرة هذا المصحف المترجم .

لذا نروم التعميم على كافه منسوبيكم بمراعاتة والتاكيد على الجهات المختصة بمراقبة المساجد بسحب ذلك المصحف ان وجد واحراقه واتلافه .. وبعد متم ..

وزير الحج والاوقاف

عبد الوهاب احمد عبد الواسع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

المملکۃ العربیۃ السعودیۃ
وزارۃ الحج والأوقاف
وزیر

حکمنامہ

جناب وکیل وزارت امور مساجد
جناب وکیل وزارت حج و اوقاف
جناب نائب مدیر امور مساجد و اوقاف ، علاقہ شرقیہ
جناب مدیر اوقاف و مساجد ۔ مدینہ منورہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے خط نمبر ۱۰۰۹/۳/۴۰۳ مکتوبہ بتاریخ ۲۶ صفر ۱۴۰۳ھ کے جواب میں جناب رئیس عام شعبہ تحقیق وافتاء و دعوت وارشاد کا خط نمبر ۱/۲/۶۰/۵ مکتوبہ بتاریخ ۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۳ھ موصول ہوا۔ ہم نے اپنے خط میں جمعیۃ ڈونکاسٹر کے صدر اور جمعیۃ الدعوۃ الاسلامیۃ یورپ وبرطانیہ کے خطوط کا حوالہ دیا تھا جن میں احمد رضا خان بریلوی کے ترجمہ اور نعیم الدین مراد آبادی کی تفسیر اردو کی شدید مذمت کی گئی تھی۔ چونکہ اس ترجمہ وتفسیر میں شرک و بدعت اور گمراہ کن افکار موجود ہیں الشیخ عبد العزیز بن باز نے ہمارے اس خط کے جواب میں لکھا ہے کہ "ہمیں بھی مختلف اداروں کی طرف سے اس مترجم کے نمونہ موصول ہوئے جن کی تحقیق سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ اس میں تحریفات اور جھوٹ بھرا پڑا ہے اور خود بریلوی گروہ کے عقائد میں سے یہ بھی ہے کہ "آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "اول" و "آخر"، "ظاہر" و "باطن" کہنا درست ہے جو کہ شرک ہے۔ نیز ان کے بدعتی افکار اور باطل آراء ہیں جو کہ فوت شدہ حضرات انبیاؑ و اولیا سے مدد مانگنا۔ ان کی قبروں پر کھانا پیش کرنا، عرس منانا اور محافل منعقد کرانا اور شیخ محمد بن عبد الوہاب کو برا کہنا اور تیجہ، چالیسویں گیارہویں کی رسمیں کرنا۔ اس بناء پر اس ترجمہ وتفسیر کو ملک بدر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے لہذا تمام متعلقہ اداروں کو یہ اطلاع کردی جائے کہ جن مساجد میں اس کے نسخے ہیں یا کسی اور جگہ ہوں تو ان کو ضبط کرلیا جائے اور جلادیا جائے۔

والسلام

منجانب: عبد الوہاب بن احمد عبد الواسع
وزیر امور حج و اوقاف

United Arab Emirates
Ministry of Justice
Islamic Affairs and Endowments
Tel. : 827329
P. O Box 2372 - ABU DHABI

بسم الله الرحمن الرحيم

دولة الامارات العربية المتحدة
وزارة العدل والشئون الاسلامية والاوقاف
تلفون : ٨٢٧٣٢٩
ص.ب : ٢٣٧٢ ابوظبي

Ref No ___ ______

Date .... . .

الرقم : ______ ___ ___ . .

التاريخ :

الموافق :

تعميـــم دوري

تهيب وزارة العدل والشئون الاسلامية والاوقاف / الادارة العامة للمساجد بالسادة الوعـــاظ وخطباء المساجد بان تتضمن خطبة الجمعة الموافق ٣ جمادى الثانية ١٤٠٢ هـ الموافق ٢٦/٣/١٩٨٢ م توجيه عناية الاخوة المصلين نحو وجود ترجمة معاني القرآن الكريم باللغة الاورديـــة ترجمها احمـــد رضا خان البريلوي وعلى هامشها تفسير باللغة الاورديـــة لمحمد نعيم الدين مراد آبادي طبـــع شركة تاج المحدودة (تاج كمپنی لمیٹد) لاهـــور باكستان وبه دعاء الفاتحة وفهرس سور القـــرآن الكريم . مع وجود مخالفات جوهريـــة لهذه الترجمة طافحة بالشرك والبدع والاراء الباطلة كالاستعانـــة بالانبياء والاولياء والتوسل بهم وانهم يعلمون الغيب . كذلك الدعوة الى اقامة الموالد للانبياء والصالحين وتقديم الاطعمة الى قبورهم .... الخ .

والامانة العامة لرابطة العالم الاسلامي قد لفتت نظر المسلمين في العالم الى خطورة هذه الترجمة وما تحتمله من افكار بدع وخرافات وبدع ونرجو من كافة المسلمين مراعاة حرق هذه النسخ حفاظا على كلام اللـــه عز وجل من التحريف .

ونسأل الله ان يوفق الجميع الى ما فيه الخير .

محمد عبد الله الخزرجي
وكيل الوزارة المساعد لشئون المساجد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

UNITED ARAB EMIRATES
Ministry of Islamic Affairs & Awqaf
Tel [redacted] 827280
P.O. Box 2272
Abu Dhabi

دولة الامارات العربية المتحدة
وزارة العدل والشؤون الاسلامية والاوقاف
تلفون [redacted] ۸۲۷۹۰۰
ص.ب: ۲۲۷۲
ابوظبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الموافق ۲۶-۳-۸۲

متحدہ عرب امارات کی وزارت قانون، امور اسلامیہ اور اوقاف کی جانب سے
ائمہ مساجد اور واعظین کے نام ایک سرکلر

وزارت قانون و امور اسلامیہ اور اوقاف کی انتظامیہ بواسطہ ائمہ مساجد تمام واعظین کرام اور خطبائے مساجد سے اپیل کرتی ہے کہ وہ بروز جمعہ بتاریخ ۲ جمادی الثانیہ سنہ ۱۴۰۲ھ مطابق ۲۶ مارچ سنہ ۱۹۸۲ء اپنے نماز جمعہ کے خطبوں میں نمازی بھائیوں کی توجہ قرآن مجید کے اس اردو ترجمہ (شائع کردہ تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور) کی طرف مبذول کرائیں جو احمد رضا خان بریلوی نے کیا ہے، اور جس کے حاشیہ پر محمد نعیم الدین مرادآبادی کی اردو تفسیر بھی درج ہے۔ قرآن کریم کے جس نسخہ میں دعائے ختم قرآن اور سورتوں کی فہرست شامل نہیں۔ ان خلاف ورزیوں کے علاوہ یہ ترجمہ شرک و بدعت اور باطل افکار و خیالات جیسی بنیادی غلطیوں سے بھرا پڑا ہے۔ مثلاً انبیائے کرام اور اولیائے عظام سے مدد چاہنا، ان کی منت ماننا، ان کے عالم غیب ہونے کا عقیدہ رکھنا، ان کی قبروں پر کپڑا چڑھانا اور ان کے یوم ولادت کا جشن منانا وغیرہ وغیرہ۔ مزید براں رابطہ عالم اسلامی کا سکریٹریٹ تمام مسلمانان عالم کی توجہ ان خرافات، شرک و بدعت اور بنیادی امور کی خطرناک ہونے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہے، جن پر یہ نسخہ قرآن مشتمل ہے۔ اور تمام مسلمانوں سے یہ امید کرتا ہے کہ وہ اس ترجمہ کے تمام نسخوں کو تلف کر دیں تاکہ کلام الٰہی ہر طرح کی تحریف سے پاک و محفوظ رہے۔

خدا ہم سب کو نیک کاموں کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد عبداللہ الخزرجی

اسسٹنٹ انڈر سیکریٹری برائے امور مساجد
متحدہ عرب امارات

علاوہ ازیں صاحبزادہ خواجہ حافظ محمد حمید الدین صاحب سجادہ نشین آستانۂ عالیہ سیال شریف نے عربی، اُردو زبان میں تقریباً تیس چالیس صفحات پر اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کی فضیلت بیان کی اور معترضین کی جانب سے عائد کردہ تمام شکوک و شبہات اور تعریض و اعتراضات کا مسکت جواب دیا اور یو۔کے (U-K) سے ورلڈ اسلامک مشن کے قائد سیّد غلام السیّدین صاحب چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ نے انگریزی زبان میں کنگ فہد فرمانروائے سعودی عرب کو ایک مفصّل و مدلّل احتجاجی مراسلہ روانہ کیا۔ مگر بفضلہ تعالیٰ آج تک کسی جانب سے ہمارے دلائل کا جواب نہیں دیا گیا۔ سب دم بخود ہیں۔

اِس اہم موقعہ پر موجودہ داعیانِ اتحاد کا فرضِ منصبی تھا کہ وُہ کنزالایمان پر پابندی کی مخالفت کرتے یا کم ازکم اختلافی مسائل کا علمی تحقیقی انداز میں جائزہ لینے کا مشورہ دیتے۔ ان حضرات کا معنی خیز سکوت اِس امر کا غمّاز ہے کہ اتحاد کا نعرہ کسی وقتی مفاد یا نفع عاجلہ کی خاطر بلند کیا جا رہا ہے۔ ہم اِس سُوءِ ظن کی معافی چاہتے ہیں اور اتحادِ ملّت کے لیئے دعوت دینے والوں سے گذارش کرتے ہیں کہ وُہ ان اختلافی مسائل کا کامل یک سُوئی، ژرف نگاہی اور دِل سوزی کے ساتھ مطالعہ کریں، اور کوئی مستقل پائیدار اور جامع و مانع فارمولا تیار کریں۔

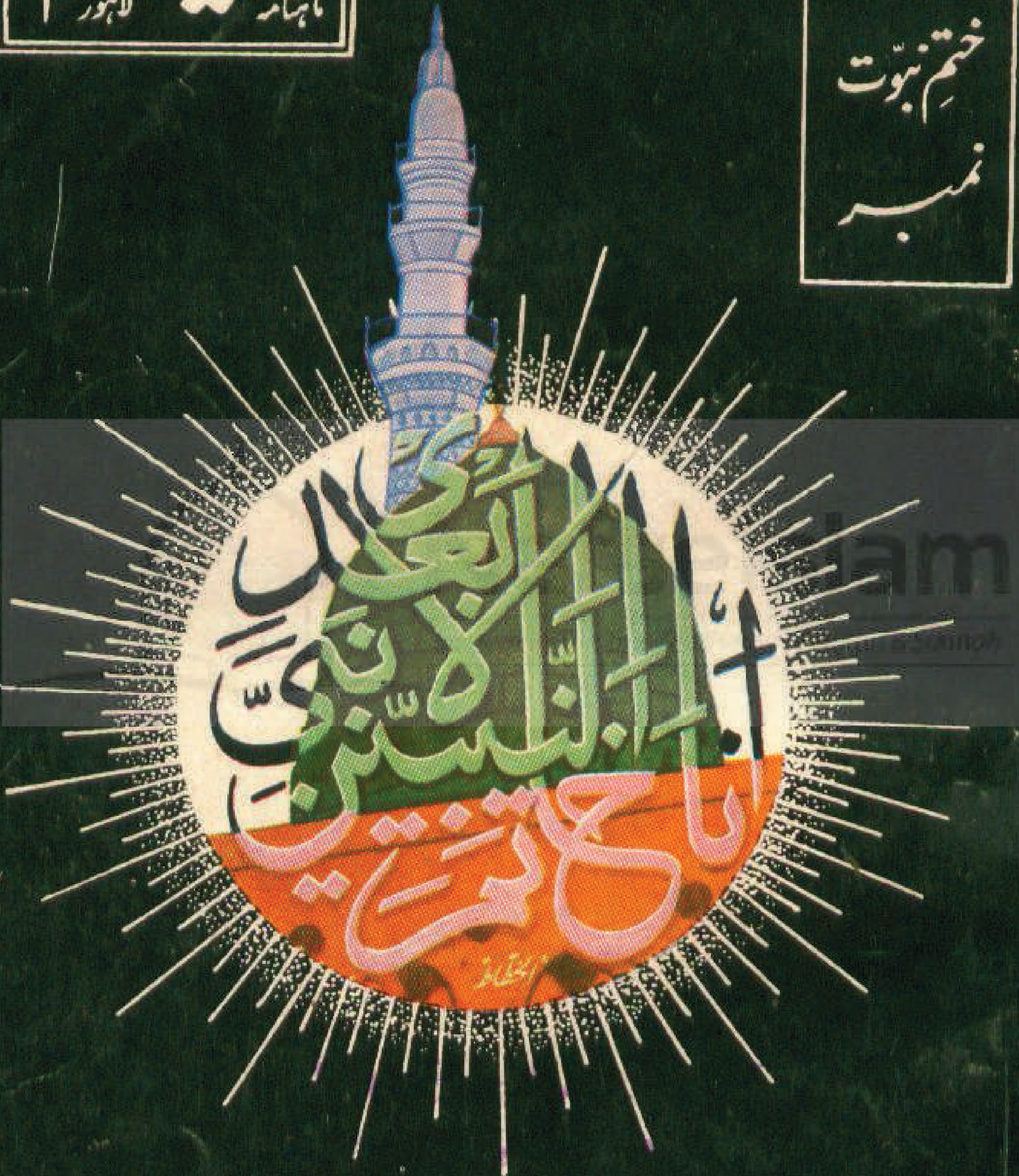
صلوٰۃ وسلام پر پابندی اور سلسلۂ عقوبت و سزا

اندرونِ مُلک صلوٰۃ وسلام پر اختلافات، مناظرات اور باہم آویزش سے ہر شخص آگاہ ہے تاہم اِس کا حل یہ نکالا گیا کہ مخالف عقیدہ رکھنے والوں نے اپنی مساجد میں پابندی لگا دی، اذان سے پہلے اور بعد صلوٰۃ وسلام کو روک دیا اور محافلِ میلاد کے انعقاد پر پہرے بٹھا دیئے۔ مگر حامیانِ صلوٰۃ وسلام و محافلِ میلاد اپنے زیرِ اہتمام مساجد و مراکزِ دینی میں یہ تقریبات منعقد کرتے رہے۔ متنازعہ فیہا مقامات پر سرکاری انتظامیہ نے کنٹرول قائم رکھا اور فریقین کو باہم اُلجھنے سے روک دیا۔

ضیائے حرم

ماہنامہ لاہور

تحریک ختمِ نبوت نمبر



گنبدِ خضرا کے فیضِ نور سے کفر و باطل کے اندھیرے چھٹ گئے

جلد ۵
شمارہ ۳
قیمت ۵۰-۲
سالانہ ۱۰ روپے

ماہنامہ

ضیائے حرم

لاہور

دسمبر ۱۹۷۴ء
○
ذیقعد ۹۴ھ

تحریکِ ختمِ نبوّت نمبر

مدیرِ اعلیٰ: پیر محمد کرم شاہ
ایم اے آنرز الازہر
سجادہ نشین بھیرہ شریف ○

مدیرِ معاون
ابوزاہد نظامی

بیرونی ممالک سے بذریعہ ہوائی ڈاک

سعودی عرب فی پرچہ ۱½ ریال سالانہ ۱۲ ریال قطر ۱½ ریال سالانہ ۱۵ ریال
کویت ۱۰۰ فلس سالانہ ۱۰۰۰ فلس، دبئی ۱½ ریال سالانہ ۱۲ ریال
انگلستان ۲۰ نئے پنس

ناظمانِ اشاعت
ایم غلام مرتضیٰ، محمد سعید اسعد
تزئین: اقبال اختر

انگلستان آفس: صوفی محمد اکرم، ۱۴۰ گرین سٹریٹ ہائی وکمب انگلینڈ

دفاتر: کاشانہ نظامی رضوی سٹریٹ فلیمنگ روڈ، لاہور
دارالعلوم قمر الاسلام سلیمانیہ پنجاب کالونی کراچی ○ شاہ امیر ٹریڈرز کوٹلی بہرام سیالکوٹ ۳۰ فون: ۳۵۱۴

خط وکتابت اور ترسیلِ زر کا پتہ

مینجر: ضیائے حرم بھیرہ شریف (فون: ۱۴) ضلع سرگودھا

اس شمارے میں

اداریہ

انٹرویو

قومی اسمبلی میں

اسوۂ صدیقی

صوفیہ عظام کی خدمات

علمائے کرام کی خدمات

مشاہیرِ اسلام کی خدمات

جمعیت علمائے پاکستان

نوجوانانِ اسلام

جادۂ ہدایت

پیر محمد کرم شاہ، ایم اے (الازہر) نے ستار آرٹ پریس لاہور سے باہتمام شیخ علی حسین چھپوا کر دفتر ضیائے حرم بھیرہ (ضلع سرگودھا) سے شائع کیا۔

انٹرویو : ابوزاہد نظامی

مولانا شاہ احمد نورانی

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت شروع ہوئی تو میں اُس وقت سکول میں پڑھتا تھا، شاید نویں یا دسویں میں۔ مجھے یاد ہے تحریک شروع ہونے کے بعد میرا دھیان کتابوں کے بجائے تحریک کی طرف ہوگیا تھا۔ اُن دنوں مسجد وزیر خاں اور دہلی دروازے کے باہر میدان میں تقریباً ہر روز جلسے ہوتے تھے۔ اکابر دھواں دھار تقریریں کرتے اور بعد میں زور شور سے جلوس نکالے جاتے۔ ان جلسے جلوسوں میں شرکت میرا معمول بن گیا تھا۔ لاہور کے علاوہ دوسرے شہروں میں بھی تحریک زوروں پر تھی۔ اخبارات سے معلوم ہوتا تھا جیسے پورا ملک مرزائیوں کو اقلیت قرار دلانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی کا نام پہلے پہل میں نے اُسی زمانے میں سُنا۔ وہ کراچی میں تحریک کے لیے بڑی سرگرمی سے کام کر رہے تھے۔ پھر بعد میں جب منیر رپورٹ شائع ہوئی تو اس میں بھی اُن کا نام نظر سے گزرا۔

اس کے بعد ایک عرصہ گزر گیا۔ نورانی میاں کا نام کبھی سُننے میں نہ آیا۔ ۱۹۷۰ء کے انتخابات سے کچھ عرصہ قبل وہ اچانک ایک بار پھر اخبارات کے ذریعے سامنے آئے اور الیکشن کے بعد تو دیکھتے ہی دیکھتے ہر طرف چھا گئے۔ ۱۹۵۴ء سے ۱۹۶۸ء تک وہ کہاں رہے؟ میرے اس سوال کے جواب میں نورانی میاں نے بتایا کہ اس دوران میں وہ تبلیغی مشن کے سلسلے میں مُلک سے باہر رہے ہیں۔ یورپ، امریکہ اور افریقہ وغیرہ کے ملکوں میں شاید ہی کوئی مقام ایسا ہوگا جہاں وہ نہ پہنچے ہوں اور اسلام کی دعوت نہ پہنچائی ہو۔ بعض مقامات پر قادیانیوں سے اُن کی مڈبھیڑ بھی ہوئی۔ مثلاً نیروبی۔ دارالسلام، ماریشس اور لاطینی امریکہ میں سرینام۔ برٹش۔ گیانا اور ٹرینی ڈاڈ میں انہوں نے بڑے کامیاب مناظرے کیے اور وہاں مرزائیوں کا ناطقہ بند کر دیا۔ ان مناظروں کے نتیجے میں تقریباً چھ سو سے زیادہ مرزائیوں نے توبہ کی اور از سرِ نو حلقۂ اسلام میں داخل ہوئے۔

اس دوران میں انہوں نے قادیانیت سے متعلق انگریزی زبان میں ایک ضخیم کتاب بھی لکھی جس میں ایک سو سے زیادہ آیات قرآنی اور تین سو سے زیادہ احادیث

تجربات سے ہم نے اس دفعہ فائدہ اٹھایا اور پوری کوشش کی کہ تحریک کسی موڑ پر بھی تشدّد سے ہمکنار نہ ہو۔ ہر چند اس میں کچھ لوگ ایسے گھس آئے تھے جو تحریک کو تشدّد کا رنگ دینا چاہتے تھے، مگر ہم نے انہیں کامیاب نہیں ہونے دیا۔ اصل میں ہم نے شروع ہی میں یہ طے کر لیا تھا کہ تحریک کو منظّم طریقے پر چلائیں گے اور تشدّد پسندوں کے ہاتھوں میں تحریک کی باگ ڈور نہ دیں گے۔ بعض لوگوں نے اس تحریک سے سیاسی فوائد بھی حاصل کرنے چاہے جو انتہائی گھٹیا بات تھی۔ ہم نے عقیدۂ ختم نبوّت کو ہمیشہ اپنے دین، ایمان اور نجات کا مسئلہ سمجھا۔ مَیں نے بھٹو صاحب کو صاف کہہ دیا تھا کہ اس مسئلے میں سیاسی فوائد کے پہلوؤں پر مت سوچیں۔ یہ خالص دینی مسئلہ ہے، اسے خالص دینی جذبے ہی سے حل کرنا چاہیے۔"

گفتگو کی کڑیاں ۱۹۷۴ء کی تحریک سے ملنے لگیں تھیں۔ میں نے پوچھا: "یہ بتایئے کہ ۲۵ مئی کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر جو حادثہ ہوا تھا، اُسے سُن کر آپ کے تاثرات کیا تھے؟"

"میرے تاثرات!" نورانی میاں بولے: "یہی تھے کہ مرزائیوں نے مسلمانوں کو چیلنج کیا ہے۔ وہ مسلمانوں کو آزمانا چاہتے ہیں کہ ان کی غیرت و حمیّت مر چکی ہے یا بیدار ہے۔"

عرض کیا:

"اس واقعہ کے چند روز بعد جب وزیرِ اعظم بھٹو نے یہ تقریر کی تھی کہ قادیانیوں کا مسئلہ قومی اسمبلی کے ذریعے حل ہوگا، تو اس کے بعد اسمبلی کی سطح پر اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے آپ نے کیا اقدامات کیے؟"

فرمایا: "اس سال اپریل میں مَیں ورلڈ اسلامک مشن کانفرنس میں شرکت کے لیے لندن گیا۔ ان دنوں مکّہ معظّمہ میں رابطۂ عالم اسلامی کا اجلاس ہو رہا تھا۔ ورلڈ اسلامک مشن کانفرنس کی وجہ سے میں اس وقت مکّہ معظّمہ نہیں جا سکا۔ لندن سے فارغ ہو کر میں مکّہ معظّمہ حاضر ہوا۔ حاضری کا ایک بڑا مقصد یہی تھا کہ وہاں سے رابطۂ عالم اسلامی کی وہ قرارداد حاصل کروں جو انہوں نے قادیانیوں کے بارے میں متفقہ طور پر منظور کی تھی۔ مَیں ۲۶ مئی کو یہ قرارداد لے کر پاکستان پہنچا، تو قادیانیوں کا مسئلہ شروع ہو چکا تھا۔ ہم نے سب سے پہلے یہ کام کیا کہ رابطۂ عالم اسلامی کی قرارداد کی روشنی میں قومی اسمبلی کے لیے قرارداد مرتّب کی۔ جس میں حزبِ اختلاف کی تمام جماعتوں کا مشورہ شامل تھا۔ یہی قرارداد ہم نے ۳۰ جون کو اسمبلی میں پیش کی۔ جس پر ۳۷ ارکان کے دستخط تھے۔

دوسرا کام اسمبلی میں ہم نے یہ کیا کہ قادیانیت سے متعلّق جس قدر لٹریچر بھی دستیاب ہو سکا وہ ہم نے اسمبلی کے ممبروں میں تقسیم کیا، اس کے علاوہ ہم نے ممبروں سے ذاتی رابطے بھی قائم کیے اور ختمِ نبوّت کے مسئلے پر انہیں آگاہ کیا۔"

"کیا اسمبلی میں ایسے لوگ بھی موجود تھے جو اُمّت کے اس متفقہ مسئلے کے بارے میں مداہنت سے کام لیتے ہوں؟"

"لیتے تھے، لیکن جن لوگوں کے بارے میں ہمیں یقین تھا کہ وہ قادیانی لابی سے متاثر ہیں یا ربوہ کے زیرِ اثر ہیں، اُن سے ہم نے رابطہ قائم نہیں کیا۔ کوشش یہی کی کہ جن کا تعلق مرزائیت سے نہیں ہے اُن کو ختمِ نبوّت کی اہمیت سمجھا دی جائے۔ قادیانی بھی اس دوران میں اپنا کام کرتے رہے۔ اور مسلمان ممبروں کے ذہن میں شکوک و شبہات پیدا کرتے رہے۔ چنانچہ ایک رُکنِ اسمبلی نے مجھ سے کہا کہ مرزا ناصر کہتا ہے کہ جب کوئی مسلمان فنا فی الرسول کے جذبے سے سرشار ہو کر مقامِ صدیقیت پر فائز ہو جاتا ہے، تو اس کے لیے نبوّت کی کھڑکی کھل جاتی ہے۔ مَیں نے یہ بات سن کر اس ممبر سے کہا کہ مرزا ناصر